صورت اختیار کرنا ہی متعین ہو جاتا ہے۔ (ذمہ داران وارکان کے دستخط، فقہی فیصلے: ۲۳ تا ۳۰ ربیع الثانی ۱۴۰۰ھ، ص: ۵۹، ناشر فقہ اکیڈمی ۲۰۰۱ء)

## ۸۔ اعضاء کی پیوندکاری:

کسی ایک انسان کے بعض اعضا کو دوسرے ضرورت مند انسان کے اندر پیوند کر دینا بھی جدید طبی ایجاد اور اس کا بڑا کارنامہ ہے۔ لیکن اس میں علماء کا شدید اختلاف ہے کیونکہ کسی انسان کا عضو اس کے جسم سے علیحدہ کرنے کو مثلہ کہا جاتا ہے جو بالاتفاق حرام ہے، یہی علامہ ابن تیمیہؒ کا بھی فتویٰ ہے۔ (فتاویٰ ابن تیمیہ: ۲۸/۳۱۴)

رہا یہ مسئلہ کہ انسانی لاش سے انتفاع پیوندکاری کے لئے جائز ہے کہ نہیں تو اس کی جزئیات وتفصیلات بہت زیادہ ہیں تاہم یہ بات مسلم ہے کہ انسان کا پورا جسم اللہ کی ایک امانت ہے جس کے متعلق وہ رب کے حضور جواب دہ ہے، اللہ کا ارشاد ہے "ان السمع والبصر والفواد کل اولئک کان عنہ مسئولا (بنی اسرائیل: ۳۶) بیشک کان اور آنکھ اور دل میں سے ہر ایک کے بارے میں پوچھ گچھ کی جانے والی ہے۔

مذکورہ چیزوں میں انسان اسی حد تک تصرف کر سکتا ہے جس حد تک شریعت نے اسے اجازت دی ہے، رہا انسان کی لاش سے انتفاع کا مسئلہ تو کتاب وسنت میں اس کے جواز کی کوئی صورت نہیں ملتی، انسان کی لاش کو احترام سے دفنانے کی ترغیب اسلام نے شروع ہی سے دی ہے۔ جب ہابیل کو قتل کرنے کے بعد قابیل کو دفنانے کا طریقہ معلوم نہ ہوا تو اللہ تعالیٰ نے ایک کوّا بھیجا جس کا ذکر قرآن میں یوں کیا۔ فبعث اللہ غرابا یبحث فی الارض لیریہ کیف یواری سوءۃ اخیہ" (المائدہ: ۳۱) (اللہ تعالیٰ نے ایک کوے کو بھیجا جو زمین کھود رہا تھا تاکہ اسے دکھائے کہ وہ کس طرح اپنے بھائی کی لاش کو چھپادے) اس سے انسانی لاش کا محترم ہونا بالکل واضح ہے۔

اگر انسانی اعضاء دل، گردہ، آنکھ وغیرہ کی فروخت ہونے لگے تو پھر انسان بکاؤ مال بن جائے گا جس میں انتفاع سے زیادہ مضرت کا پہلو غالب ہے۔

البتہ خون کی نوعیت دوسری ہے، یہ اضطراری حالت میں دینا جائز ہے کیونکہ خون کوئی انسانی عضو نہیں بلکہ وہ جسم میں پیدا ہوتا رہتا ہے جو نکالے ہوئے خون کی تلافی کر دیتا ہے لیکن اعضائے انسانی آنکھ اور گردہ وغیرہ اگر نکال دیئے جائیں تو نئی آنکھ یا نیا گردہ پیدا نہیں ہوتا۔ (جدید فقہی مباحث، ص: ۱۹۱۔۱۹۵، مضمون شمس پیرزادہ، ممبئی)

## ۹۔ ایکسرے، سونوگرافی، سٹی اسکین:

اس موقع پر طب جدید کی ایجادات میں ایکسرے، سونوگرافی اور سٹی اسکین بھی قابل ذکر ہیں، ان کے ذریعہ داخلی امراض کا پتہ لگا کر اب ان کا علاج کرنا آسان ہوگیا ہے۔ یہ ایک اچھی پیش رفت اور قابل قدر کوشش ہے، جن

سائنس دانوں نے ایسے باریک آلات ایجاد کئے یقیناً وہ تمام مریضوں کے شکریے کے مستحق ہیں کیونکہ جن داخلی امراض کے علاج کے لئے ڈاکٹر اور مریض دونوں کو طویل اور دشوار مراحل سے گزرنا اور اندھیرے میں تیر چلانا پڑتا تھا' آج ان کی شناخت ایکسرے' سونوگرافی اور سٹی اسکین کے ذریعہ آسان ہوگئی ہے اور اب ڈاکٹر علی وجہ البصیرت علاج کرتا ہے' جس سے مریض باذن اللہ جلد شفایاب ہو جاتا ہے' اسلام ایسی کوششوں کی مخالفت نہیں کرتا جو انسانیت کیلئے مفید ہوں بلکہ ان کی حوصلہ افزائی کرتا ہے' لیکن ان میں جہاں یہ مثبت اور مفید پہلو ہیں' وہاں ان جدید ایجادات کے مضر پہلو بھی ہیں جن کی اجازت اسلام نہیں دیتا اور وہ یہ ہے کہ سونوگرافی اور سٹی اسکین کے ذریعہ رحم مادر میں پلنے والے بچے کا پتہ قبل از ولادت لگالیا جاتا ہے۔ چنانچہ یہ معلوم ہونے پر کہ رحم مادر میں بچی ہے تو اکثر والدین آنکھ کھولنے سے پہلے ہی اس کا گلا گھونٹ دیتے ہیں اور اسقاط حمل یا دواؤں کے ذریعہ اسے ختم کر دیتے ہیں۔ یہ نازیبا حرکت قدرت کی حکمت ومصلحت کے صریحاً خلاف ہے۔ اس کی اسلام نہ صرف مخالفت کرتا ہے بلکہ اس کے مرتکب پر حد وتعزیر عائد کرتا ہے۔ اس کے نزدیک بیٹا اور بیٹی دونوں اللہ کی نعمت ہیں۔

بیٹیوں کے قتل کا یہ کام اہل عرب دور جاہلیت میں رسوائی کے خوف سے پیدائش کے بعد کرتے تھے جس کا ذکر قرآن نے ان لفظوں میں کیا ہے۔"واذا بشر احدھم بالانثیٰ ظل وجھه مسودا وھو کظیم" (النحل:۵۸) (ان میں سے جب کسی کو لڑکی کی خبر دی جاتی ہے تو اس کا چہرہ سیاہ ہو جاتا ہے اور دل ہی دل میں گھٹنے لگتا ہے) لیکن آج کے والدین ان اہل عرب سے بھی زیادہ ظالم ہیں جو پیدائش سے پہلے ہی اس کا گلا گھونٹ دیتے ہیں۔ یہ سائنس اور جدید طب کا اپنے حدود سے تجاوز ہے' اسی لئے بعض حکومتوں نے سٹی اسکین اور سونوگرافی یا M.R.I پر پابندی بلکہ سزا وتعزیر مقرر کر دی ہے۔

۱۰۔ **لیب (Lab)** اسی طب جدید کی دین لیب (کیمیائی تجربہ گاہ) ہے' چنانچہ آج انسان کے جسم میں جو بھی بیماری پائی جاتی ہے' اس کے علاج کا انحصار اسی لیب کی جانچ پر ہوتا ہے۔ جب کہ پہلے حکما نبض کے ذریعہ مرض کی تشخیص کرتے تھے' جسے آج جدید سائنس وطب نے زیادہ آسان کر دیا ہے۔ اب اسی کے ذریعہ ڈاکٹر مرض کی تشخیص کرتا ہے' مثلاً انفکشکن خون میں ہو یا پیشاب میں تو اس کی سب سے پہلے کلچر پلیٹ کرتا ہے' پھر وہ یہ پتہ لگاتا ہے کہ وہ کس پلیٹ پر (Grow) کرتا ہے' پھر اسے دوسرے پلیٹ میں (Sencitivety) سے پتہ لگاتا ہے کہ کون سی دوا اس مرض کے لئے زیادہ کارگر ہوگی' پھر اس کی روشنی میں ڈاکٹر مریض کی دوا لکھتا ہے' اسی طرح لیب مرض کی تشخیص میں جدید طبی ایجاد میں فعال کردار ادا کرتا ہے جو اسلام کی نظر میں محمود وقابل ستائش ہے۔